باب 5

تعلیم کے فروغ کے لیے مختلف تنظیموں کا کردار

- ☆ تعلیمی انتظام و انصرام
- ☆ صوبائی محکمہ تعلیم
- ☆ ضلعی سطح پر تعلیمی نظام
- ☆ یونیورسٹیوں کی تعلیم
- ☆ نصاب اور تدریسی مواد
- ☆ شعبہ تدوین نصاب وفاقی وزارت تعلیم
- ☆ صوبائی بیورو تدوین نصاب
- ☆ ٹیکسٹ بک بورڈ
- ☆ سٹاف ڈویلپمنٹ
- ☆ کالجز آف ایجوکیشن
- ☆ گورنمنٹ کالجز برائے ایلیمنٹری ایجوکیشن
- ☆ پرائیویٹ تنظیمیں
- ☆ امتحانات
- ☆ دیہی تعلیمی ترقی

www.downloadclassnotes.com

باب 5

تعلیم کے فروغ کے لیے مختلف تنظیموں کا کردار

(Role of Various Organizations Contributing Towards Education)

سوال: تعلیمی انتظام و انصرام سے کیا مراد ہے؟

جواب:

تعلیمی انتظام و انصرام
(Educational Administration)

ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے لیے نئے تعلیمی اداروں کا قیام، نصاب سازی، تربیت اساتذہ، امتحانات کا انعقاد اور جائزہ جیسے امور کی انجام دہی کے لیے وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتیں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے مختلف سطحوں پر مختلف ادارے قائم کیے جاتے ہیں جو فروغ تعلیم کے عمل میں حکومتوں کی مدد کرتے ہیں۔ مثلاً وفاقی و صوبائی محکمہ ہائے تعلیم، امتحانی بورڈز اور ٹیکسٹ بک بورڈز وغیرہ۔ یہ سارا عمل تعلیمی انتظام و انصرام (Educational Administration) کہلاتا ہے۔

سوال: صوبائی محکمہ تعلیم پر مختصر نوٹ لکھیے اور اس کی ذمہ داریوں اور فرائض و اختیارات پر روشنی ڈالیے۔

جواب:

صوبائی محکمہ تعلیم
(Provincial Education Department)

اگرچہ ملک کے مجموعی تعلیمی نظام کی نگرانی وفاقی حکومت کرتی ہے اور اس مقصد کے لیے وفاقی وزارتِ تعلیم کام کرتی ہے لیکن مرکز میں بیٹھ کر سارے ملک کے تعلیمی انتظام و انصرام اور صوبائی ضروریات و معاملات کو سمجھنا اور صوبائی مسائل کو فوری حل کرنا وفاقی وزارت کے لیے ممکن نہیں ہوتا، اس لیے صوبائی سطح پر صوبائی محکمہ تعلیم تعلیمی تنظیم و ترقی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ویسے بھی پاکستان کے دستور کے مطابق تعلیم صوبوں کی ذمہ داری ہے۔

صوبائی محکمہ تعلیم کا سربراہ وزیر تعلیم ہوتا ہے۔ اس کے بعد صوبائی سیکرٹری تعلیم کا درجہ ہوتا ہے۔ صوبائی سیکرٹری تعلیم کم و بیش وہی فرائض و اختیارات رکھتا ہے جو وفاقی سیکرٹری تعلیم کو حاصل ہیں۔ البتہ صوبائی سیکرٹری تعلیم وفاقی سیکرٹری سے راہنمائی اور

ہدایت حاصل کرتا ہے۔ وفاقی وزارتِ تعلیم کی طرح صوبائی محکمہ تعلیم کے تحت بھی بہت سے شعبے کام کرتے ہیں۔ چند اہم شعبے مندرجہ ذیل ہیں:

1- ڈائریکٹوریٹ آف پبلک انسٹرکشنز
2- ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفس (تعلیم)
3- ثانوی/اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ/فنی تعلیمی بورڈز
4- ادارہ تدوین نصاب وتوسیع تعلیم، ادارہ ترقی نصاب وتحقیق
5- صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ

صوبائی محکمہ تعلیم کی ذمہ داریاں وفرائض واختیارات

(Responsibilities of Provincial Education Department)

صوبائی محکمہ تعلیم مندرجہ ذیل ذمہ داریاں اور فرائض انجام دیتا ہے:

1- قومی تعلیمی پالیسی پر عمل اور تعلیمی ضروریات کا جائزہ لینا:

وفاقی حکومت قومی تعلیمی پالیسی مرتب کرتی ہے جبکہ صوبائی محکمہ تعلیم اس پالیسی پر عملدرآمد کروانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ اپنے صوبے کی تعلیمی ضروریات کا جائزہ لیتا ہے اور تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے مختلف منصوبوں کی منظوری دیتا ہے۔

2- ملازمت کے قواعد مرتب کرنا:

صوبائی محکمہ تعلیم میں اعلیٰ افسران کا تقرر، تبادلے اور ملازمت کے متعلق دوسرے تمام امور کی نگرانی کرنا صوبائی محکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ سکول وکالج اساتذہ کا چناؤ، ان کی شرائط ملازمت کا تعین، ان کی تقرری وتبادلہ اور ملازمت کے قواعد کی تیاری بھی صوبائی محکمہ تعلیم ہی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

3- تعلیمی اداروں اور تعلیمی انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا:

صوبائی محکمہ تعلیم کا انتظامی شعبہ صوبے میں قائم تمام تعلیمی اداروں اور شعبوں کے انتظامی اور تعلیمی امور کی نگرانی واصلاح کا کام کرتا ہے۔ ان اداروں میں پرائمری تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کے تمام عام اور پیشہ ورانہ تعلیم کے ادارے شامل ہیں۔ ان کے تعلیمی معیار، تعلیمی ضروریات، اخراجات اور تقاضوں کو سمجھنا اور ان کی مناسب دیکھ بھال کرنا صوبائی محکمہ تعلیم کا فرض ہے۔ شرح خواندگی میں اضافے کے لیے تعلیم بالغاں کا انتظام کرنا بھی صوبائی ذمہ داری ہے۔

4- تعلیمی بجٹ اور منصوبے تیار کرنا:

محکمہ تعلیم کے مختلف شعبوں سے متعلق تمام اخراجات کا میزانیہ (بجٹ) تیار کرنا، ضروری سازوسامان کی خریداری اور مالی امور کی نگرانی ومنظوری صوبائی محکمہ تعلیم کے ذمے ہے۔ مختلف تعلیمی منصوبوں کی تیاری، منظوری، نگرانی اور تکمیل بھی اسی محکمہ کے سپرد

ہے۔تعلیم کی ترقی اور تحقیق میں مدد کے لئے یہ محکمہ تعلیمی اعداد و شمار بھی جمع کرتا ہے۔

5-تدوین نصاب:

صوبائی محکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے کہ وہ وفاقی تعلیمی پالیسی کے مطابق نصاب کی تشکیل و تدوین میں اپنا کردار ادا کرے۔صوبائی محکمہ تعلیم نصابی کمیٹیوں اور ادارہ توسیع نصاب کی مدد سے یہ ذمہ داری ادا کرتا ہے اور درسی کتب کی بروقت تیاری اور فراہمی کی نگرانی کرتا ہے۔

6-تعلیمی وظائف کے لئے سفارشات تیار کرنا:

اگرچہ بیرون ملک تعلیمی وفود بھیجنا اور اساتذہ وطلبہ کو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف مہیا کرنا وفاقی وزارت تعلیم کی ذمہ داری ہے لیکن صوبے میں اس مقصد کے لئے اساتذہ اور طلبہ کا انتخاب اور نامزدگیاں کرنا صوبائی محکمہ تعلیم ہی کی ذمہ داری ہے۔

7-تعلیمی کانفرنسوں اور سیمینارز کا انعقاد:

صوبے میں معیار تعلیم بلند کرنے' تعلیمی اصلاحات نافذ کرنے' تعلیمی تقاضوں اور ضروریات کا جائزہ لینے' انہیں جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے' تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں تبدیلیاں کرنے اور تجاویز و سفارشات کی تیاری کے لئے تعلیمی کانفرنسیں اور سیمینارز منعقد کیے جاتے ہیں جن میں اندرون ملک و بیرون ملک ماہرین تعلیم کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

8-خودمختار و نیم خودمختار اداروں کی نگرانی کرنا:

فروغ تعلیم کے لئے صوبے میں مختلف خودمختار اور غیر خودمختار ادارے کام کرتے ہیں۔ان میں ٹیکسٹ بک بورڈز' تعلیمی امتحانی بورڈز' نظامت تعلیمات' یونیورسٹیاں' تدوین نصاب وتحقیق کے ادارے اور تربیت اساتذہ کے ادارے شامل ہوتے ہیں۔صوبائی محکمہ تعلیم ان اداروں کے معاملات کی نگرانی کرتا اور ان کے مسائل کے حل کے لئے تعاون کرتا ہے۔

صوبائی محکمہ تعلیم میں سیکرٹری تعلیم کی معاونت کے لئے سپیشل سیکرٹری تعلیم (سکولز) اور سپیشل سیکرٹری (اعلیٰ تعلیم) کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشنز (سکولز) اور ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشنز (کالجز) بھی کام کرتے ہیں۔

سوال: فروغ تعلیم کے لئے پرائیویٹ تنظیمیں کس طرح اپنا کردار ادا کرتی ہیں؟

جواب:

پرائیویٹ تنظیمیں

Private Sector Organizations

پاکستان میں پہلی سے بارھویں جماعت تک درسی کتب کی تیاری کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔حکومت صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ کی مدد سے طلبہ کے لئے درسی کتب کی فراہمی کا بندوبست کرتی ہے۔نصاب سازی کے عمل سے لے کر کتب کی تیاری اور پھر انہیں طلبہ تک پہنچانے کے لئے سرکاری اداروں اور افراد کے ساتھ پرائیویٹ ادارے اور افراد بھی برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ہمارے ملک میں ثانوی اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات تعلیمی بورڈ لیتا ہے' جن کے لئے قومی تعلیمی نصاب کے مطابق سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کے طلبہ کے لئے ٹیکسٹ بک بورڈز مختلف مضامین کی کتب فراہم کرتے ہیں۔

اگرچہ پانچویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات کا انعقاد حکومت کی طرف سے ضلعی سطح پر کیا جاتا ہے لیکن تمام طلبہ کے لئے اس میں شرکت لازمی نہیں ہے۔پہلی سے آٹھویں جماعت تک کے امتحانات سکول کی ذمہ داری ہیں۔تمام سرکاری اور پرائیویٹ سکولز طلبہ کو اگلی جماعت میں ترقی دینے کے لئے داخلی امتحانات کا انعقاد کرتے ہیں۔سرکاری تعلیمی اداروں میں لازماً سرکاری نصاب ہی پڑھایا جاتا

ہے جبکہ بعض پرائیویٹ تعلیمی ادارے پرائیویٹ اداروں کی کتب بھی شامل نصاب کرتے ہیں۔ ان پرائیویٹ اشاعتی اداروں میں زیادہ نمایاں فیروز سنز، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، رہبر پبلشرز، بیرا ماؤنٹ پبلشرز وغیرہ ہیں۔

سوال: موجودہ ضلعی تعلیمی نظام کی خصوصیات بیان کریں۔ اس نظام کے تحت ای۔ ڈی۔ او (E.D.O) تعلیم کے فرائض اور ذمہ داریاں بیان کریں۔

جواب:

ضلعی تعلیمی نظام اور اس کی خصوصیات

(District Educational Management and Its Characteristics)

حکومت پاکستان نے 2001ء سے ملک کے بنیادی انتظامی ڈھانچے میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ دیگر تمام شعبوں کی طرح تعلیم کے متعلق انتظامی امور میں بھی بعض ضروری تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ حکومت نے صوبوں میں قائم انتظامی ڈویژن ختم کر دیئے ہیں اور بہت سے انتظامی اختیارات صوبائی اور ڈویژن کی سطح سے ضلع اور تحصیل کی سطح پر منتقل کر دیئے ہیں۔ تعلیم کے شعبہ میں بھی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے منصوبے کے تحت یہ عمل جاری رہا ہے۔ ڈویژنل سطح پر قائم ڈویژنل ڈائریکٹوریٹ آف سکولز اور ڈائریکٹوریٹ آف کالجز ختم کر دیئے گئے اور یہ تمام اختیارات بلدیاتی انتخابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی ضلعی حکومتوں کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح عوام کے ووٹوں سے منتخب نمائندوں کو انتظامی امور کا ذمہ دار بنایا گیا ہے، لیکن ایک حکومتی فیصلے کے تحت جولائی 2006ء سے کالج سطح کی تعلیم ضلعی حکومتوں سے واپس لے کر صوبائی حکومت کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اب ضلعی سطح پر کالج کی تعلیم صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہو گی۔

اس ضلعی نظام کے تحت ضلع ناظم اپنے ضلع میں صوبائی اور وفاقی حکومتوں کی تعلیمی پالیسیوں اور فیصلوں پر عملدرآمد کروانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن افسر (DCO) کا عہدہ قائم کیا گیا ہے، جس کے ماتحت مختلف محکموں کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز کام کرتے ہیں۔ ضلع کی تعلیمی امور کی نگرانی اور انتظامی ذمہ داری ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر تعلیم (EDO Education) کے سپرد ہے۔ EDO تعلیم کی مدد کے لیے تین ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسران کی تقرری کی گئی ہے، جو یہ ہیں:

1- ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر (ابتدائی تعلیم) DEO (Elementary Education)
2- ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر (ثانوی تعلیم) DEO (Secondary Education)
3- ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر (کالجز) DEO (Colleges)

"تعلیم سب کے لیے" (Education for all) منصوبے کے تحت ہر ضلع میں ایک ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر خواندگی (EDO Literacy) بھی مقرر کیا گیا ہے۔

- **EDO تعلیم کے فرائض اور ذمہ داریاں:**

ضلعی تعلیمی نظام میں EDO تعلیم مندرجہ ذیل فرائض ادا کرتا ہے:

1- قومی تعلیمی پالیسی کا ضلع میں نفاذ اور اس کے لیے ضروری اقدامات کرتا ہے۔
2- ضلع کی حدود میں واقع تمام تعلیمی اداروں کی نگرانی اور انتظام EDO تعلیم کی ذمہ داری ہے۔
3- ضلعی سطح پر تعلیمی مسائل کے حل کے لیے اساتذہ، طلبہ اور عوام کی مدد کرتا ہے۔

-4 ضلع بھر میں محکمہ تعلیم کے مختلف شعبوں کے اخراجات اور میزانیہ کی تیاری کا کام بھی EDO تعلیم کے ذمہ ہے۔
-5 ضلع میں اساتذہ کے تقرر و تبادلہ اور دیگر انتظامی اقدامات کا ذمہ دار ہے۔
-6 ضلع میں تعلیمی اعداد و شمار جمع کرنا اور مجموعی تعلیمی ترقی کے لیے کردار ادا کرنا بھی EDO تعلیم کے ذمے ہے۔
-7 ضلع میں تعلیمی مسائل کے حل اور جدید تعلیمی تحقیقات کے لیے تعلیمی کانفرنس اور سیمینارز کا انعقاد بھی کرتا ہے۔

سوال: اعلیٰ تعلیم یا یونیورسٹی ایجوکیشن پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔

جواب:

اعلیٰ تعلیم یا یونیورسٹی کی تعلیم

(Higher Education / University Education)

پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کے لیے بہت سی یونیورسٹیاں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں قائم ہیں۔ ان کی تعداد میں روز بروز نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ یونیورسٹیاں بنیادی طور پر خود مختار تعلیمی ادارے ہیں' جو تعلیمی اور انتظامی امور کے حوالے سے اپنی پالیسی مرتب کرنے میں آزاد ہیں۔ زراعت' میڈیسن' میڈیکل' انجینئرنگ' قانون' تعلیم' سائنسی اور عمومی علوم میں اعلیٰ تعلیم انہی اداروں میں دی جاتی ہے۔ تمام اعلیٰ قسم کی پیشہ ورانہ اور فنی تعلیم کی ذمہ داری بھی یہی ادارے پوری کر رہے ہیں۔ نئے علوم نظریات پر کام اور علمی و پیشہ ورانہ تحقیقات بھی یونیورسٹیوں ہی کے ذمہ ہے۔

اپنی پالیسی سازی میں خود مختاری کے باوجود یہ یونیورسٹیاں قومی اور نظریاتی امور میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی پالیسیوں کی پابند ہیں۔ ہر صوبے کا گورنر اپنے صوبے میں قائم تمام یونیورسٹیوں کا چانسلر ہوتا ہے جبکہ صوبائی وزیر تعلیم بلحاظ عہدہ ان کا پرو چانسلر ہوتا ہے۔ صوبائی محکمہ تعلیم کی بجائے ہائر ایجوکیشن کمیشن یونیورسٹیوں کے تمام امور کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ کمیشن اپنے چیئرمین کی نگرانی میں حکومتی پالیسی کے مطابق یونیورسٹیوں کو مختلف تعلیمی منصوبوں اور تحقیقی امور کے لیے فنڈز فراہم کرتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے طلبہ اور اساتذہ کے وظائف بھی اسی کمیشن کے ذمے ہیں۔ کمیشن کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانے میں راہنمائی کرے اور تمام یونیورسٹیوں کے باہمی معیار میں بھی یکسانیت و مطابقت کے لیے اقدامات کرے۔

سوال: یونیورسٹی کے انتظامی اور تعلیمی ڈھانچے پر مختصراً نوٹ لکھیے۔

جواب:

یونیورسٹی کا انتظامی اور تعلیمی ڈھانچہ

(Administrative and Educational Structure of the University)

یونیورسٹی کی سطح پر انتظامی اور تعلیمی امور کی نگرانی کے فرائض وائس چانسلر کے سپرد ہوتے ہیں۔ وائس چانسلر کی معاونت کے لیے ہر یونیورسٹی میں سنڈیکیٹ اور سینٹ قائم ہیں' جن میں ماہرین تعلیم' یونیورسٹی اساتذہ' مقننہ' عدلیہ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندے اور ماہرین شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی' انتظامی اور مالی امور میں معاونت کے لیے کنٹرولر امتحانات' رجسٹرار اور خازن ہوتے ہیں جو اپنے شعبوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ کنٹرولر امتحانات' رجسٹرار اور خازن کی مدد کے لیے متعدد ڈپٹی اور اسسٹنٹ کنٹرولر امتحانات' رجسٹرار اور خازن ہوتے ہیں۔ تعلیمی امور کی نگرانی کے لیے مختلف ڈین اور تمام تعلیمی شعبوں کے سربراہ بھی اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ بورڈ آف سٹڈیز' بورڈ آف ہائر سٹڈیز اینڈ ریسرچ' اکیڈمک کونسل اور مختلف کمیٹیاں بھی کام کرتی ہیں۔

انتظامی اور تعلیمی ڈھانچہ مندرجہ ذیل نقشے سے ظاہر ہے:

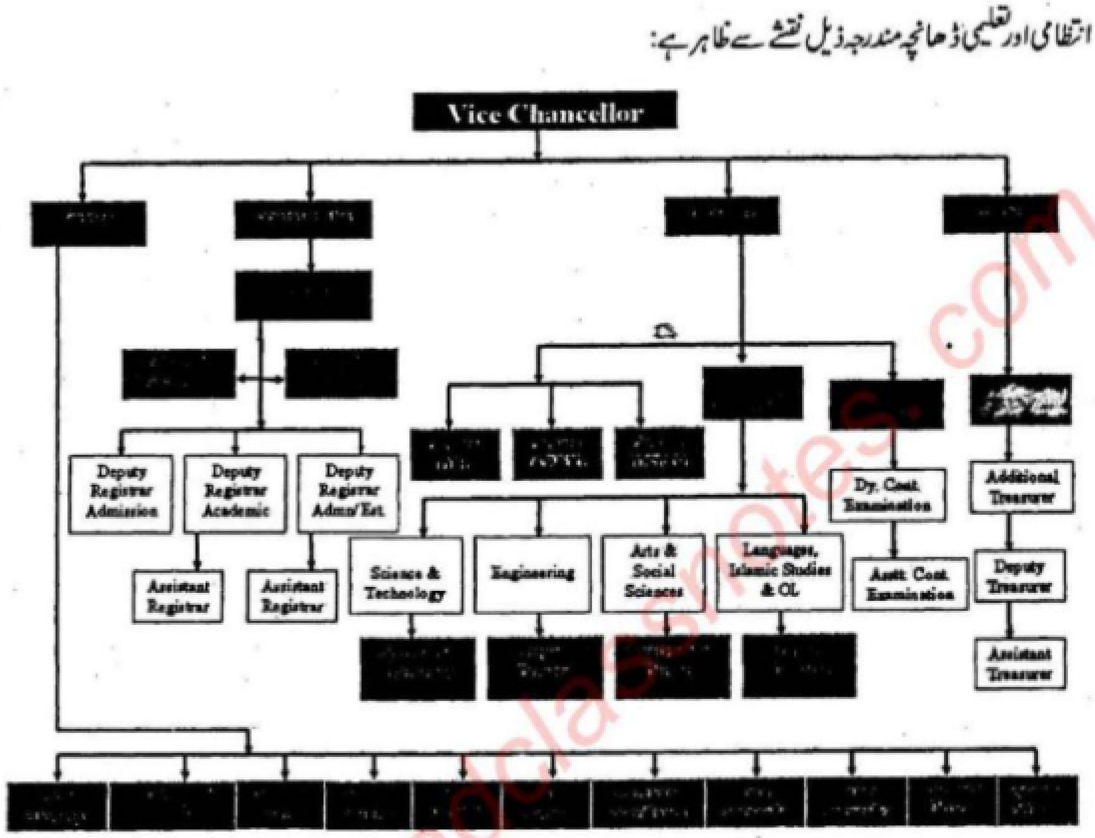

سوال: نصاب اور تدریسی مواد کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔

جواب:

نصاب اور تدریسی مواد کی اہمیت

(Importance of Curriculum & Textual Material)

ہم جانتے ہیں کہ بنیادی طور پر تعلیم کا مقصد معاشرتی زندگی کی تشکیل نو، تہذیبی ورثے کا تحفظ اور اس کی اگلی نسل تک منتقلی ہے۔ اسی طرح افراد معاشرہ کی بنیادی ضروریات کی تکمیل بھی تعلیم کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کا سب سے اہم ذریعہ نصاب تعلیم ہے۔ کتب و رسائل اور مختلف جرائد کا تعلیمی اداروں میں استعمال انہی مقاصد کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے۔ نصاب اور اس سے متعلق درسی مواد کے انتخاب، تنظیم اور تیاری کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم کے طے شدہ مقاصد کو پیش نظر رکھا جائے۔ پھر تعلیم سے متعلق حقائق کا ادراک کرتے ہوئے طلبہ کی ذہنی استعداد، ضروریات اور دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ معاشرے کے نظریۂ حیات، قومی اور معاشی تقاضوں کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ یہ تمام تعلیمی سرگرمیاں اور مواد نصاب کا ہی حصہ ہوتے ہیں اور محض طلبہ کی سہولیات کے پیش نظر درسی، امدادی یا اضافی کتب کی شکل میں پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ کتب دراصل دنیا بھر میں ہر جگہ طلبہ کے لیے سب سے بڑے اور اہم وسیلہ تعلیم اور بنیادی آلہ تعلیم کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

پاکستان میں بھی مرکزی اور صوبائی سطح پر مختلف ادارے تعلیمی نصاب اور درسی کتب کی تیاری کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ان میں

www.downloadclassnotes.com

وفاقی سطح پر قومی شعبہ تدوین نصاب اور صوبائی سطح پر تدوین نصاب کے بیورو قائم ہیں جبکہ درسی کتب کی تیاری کے لیے ٹیکسٹ بک بورڈز اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ان کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ ادارے، تنظیمیں اور افراد بھی اس عمل میں معاونت کر رہے ہیں۔

سوال: وفاقی وزارتِ تعلیم کا شعبہ تدوین نصاب کس طرح نصاب سازی میں اپنا کردار ادا کرتا ہے؟ اس کے چند اہم وظائف بھی لکھیے۔ (لاہور بورڈ 2017ء)

جواب:

شعبہ تدوینِ نصاب وفاقی وزارتِ تعلیم

(Curriculum Wing Ministry of Education)

پاکستان میں قومی سطح پر وفاقی وزارتِ تعلیم قائم ہے۔اس وزارت کے تحت قومی شعبہ تدوین نصاب کا کام کر رہا ہے۔نصاب سازی کے عمل میں یہ شعبہ بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔اس شعبے کے چند اہم وظائف یہ ہیں:

1- تعلیمی پالیسی مرتب کرنا اور نصابی یکسانیت میں صوبوں کی راہنمائی کرنا:

نصاب سازی کے متعلق قومی تعلیمی پالیسی مرتب کرنا، وفاقی حکومت اور صوبائی محکمہ تعلیم کو نصاب سے متعلق باخبر رکھنا اور اسے نافذ کروانا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔قومی سطح پر پہلی سے بارہویں جماعت تک نصاب سازی کا کام یہی شعبہ انجام دیتا ہے۔تدوین نصاب، درسی کتب کی تیاری میں یکسانیت پیدا کرنا، صوبوں کو نصاب سازی کے بارے میں بنیادی پالیسی فراہم کرنا اور اس پر عملدرآمد میں مدد دینا بھی اس کے ذمہ ہے۔

2- دوسرے ممالک کے نصاب کا جائزہ:

شعبہ تدوین نصاب ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے نصاب کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لے کر اس کی روشنی میں اپنے نصاب کو قومی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق مرتب کرتا ہے، کیونکہ ہر ملک اپنی تہذیب و ثقافت اور اقدار و روایات میں دوسرے ممالک سے مختلف ہوتا ہے اس لیے کسی بھی ملک کے نصاب کو جوں کا توں نافذ نہیں کیا جا سکتا۔

3- تمام مضامین کے نصاب کی تدوین:

اس شعبہ کے ذمہ پہلی سے بارہویں جماعت تک کے نصاب کی تیاری کے لیے اس کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنا، تحقیقی مقالے ترتیب دینا اور ان کے نتائج وسفارشات کی اشاعت کرنا ہے تاکہ اساتذہ اور طلبہ نصاب سازی کے امور سے آگاہ ہو کر اس سے استفادہ کر سکیں۔

4- قومی مقاصد پر درسی کتب کو جانچنا:

وفاقی شعبہ تدوین نصاب صوبائی مراکز تحقیق و تدوین نصاب کی راہنمائی کرتا ہے، ٹیکسٹ بک بورڈز اور مصنفین کو درسی کتب لکھنے کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ ٹیکسٹ بکس، ورک بکس اور راہنمائے اساتذہ کی تدوین کر سکیں۔درسی کتب کی قومی مقاصد کی روشنی میں جانچ کروانے کے بعد ان کے مواد میں ترمیم اور اضافے کیے جاتے ہیں تاکہ درسی کتب تعلیمی مقاصد کے حصول میں بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

5- بین الاقوامی تعلیمی وثقافتی تعلقات کا فروغ:

تعلیم کے فروغ کے لیے بین الاقوامی تعلیمی اداروں سے رابطہ کرنا اور انہیں پاکستان میں تعلیم کے فروغ کے لیے کام کرنے کی

ترغیب دینا' ان کے کام پر نظر رکھنا تاکہ قومی تعلیمی مفادات پورے ہوسکیں' بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ بین الاقوامی اداروں مثلاً یونیسکو' یونیسف' ورلڈ بنک' ایشیائی ترقیاتی بنک اور دیگر اداروں کا تعاون حاصل کر کے ملک کو تعلیمی ترقی کی راہ پر گامزن کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔

سوال: صوبائی سطح پر تدوین نصاب کے بیوروز کس طرح اپنا کردار ادا کرتے ہیں؟ (لاہور بورڈ 2017ء)

جواب:

صوبائی بیوروز تدوین نصاب
(Provincial Bureaus of Curriculum)

پاکستان میں صوبائی سطح پر تعلیم کے فروغ اور یکساں معیار تعلیم قائم رکھنے کے لیے تدوین نصاب کے بیوروز مراکز توسیع تعلیم قائم کئے گئے ہیں۔ ان اداروں کے عملے کا تقرر صوبائی محکمہ تعلیم کرتا ہے اور صوبائی سیکرٹری تعلیم کی نگرانی میں یہ عملہ اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ ان اداروں کے سربراہ ڈائریکٹرز کہلاتے ہیں۔ دیگر معاون عملے کے ارکان کی تفصیل اس طرح سے ہے:

1- ڈپٹی ڈائریکٹر توسیع تعلیم' تحقیق:

یہ سکولوں' کالجوں کے اساتذہ کی تربیتی اور تدریسی معاملات پر تحقیق کے کام کے لیے ذمہ دار ہیں۔

2- ڈپٹی ڈائریکٹر تدوین نصاب و تحقیق:

صوبائی سطح پر نصاب کے بارے میں تحقیق اور اس کی تدوین کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔

3- مختلف ماہرین مضامین:

اپنے اپنے مضامین کے نصاب اور اس کے ابلاغ کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے تحقیقی اور علمی کام کرتے ہیں۔

4- دفتری عملہ:

دفتری عملہ نصابی اور دفتری امور کی انجام دہی میں اپنے افسران کی مدد کرتا ہے۔ یہ ادارے مندرجہ ذیل فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں:

-1 وفاقی وزارت تعلیم کی ہدایات کے مطابق نصاب تعلیم تیار کرنا' اس کو متوازن بنانا' اس کی درجہ بندی اور اصلاح کرنا۔
-2 دوسرے صوبوں کے نصاب سازی کے اداروں اور مراکز سے رابطہ رکھنا تاکہ پورے ملک میں نصاب کے مواد اور معیار میں یکسانیت برقرار رہے۔
-3 بین الاقوامی اداروں یونیسکو اور یونیسف وغیرہ کے مجوزہ پروگرام کا انتظام کرنا۔
-4 اصلاح اور تسلسل کا عمل قائم رکھنے کے لیے تیار شدہ نصابات کی جانچ کے لیے تحقیق اور تعلیمی سرگرمیوں کی تنظیم کرنا۔
-5 تمام ٹیکسٹ بک بورڈز کو درسی کتب' ورک بکس اور دیگر ضروری کتب کی اشاعت کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرنا۔
-6 اساتذہ کی تربیت کے لیے ورکشاپس' ٹریننگ کورسز' سیمینار اور دیگر سرگرمیوں کا انعقاد کرنا وغیرہ۔

سوال: ٹیکسٹ بک بورڈز کے حوالے سے نصاب کے نفاذ کے مراحل بیان کریں۔

جواب:

ٹیکسٹ بک بورڈز (Textbook Boards)

صوبائی سطح پر نصاب کی تیاری کے لیے سفارشات تدوین نصاب کے بیوروز کرتے ہیں جب کہ ان کتب کی تیاری وطلبہ اور

اساتذہ کو فراہمی کا فریضہ ٹیکسٹ بک بورڈز کے ذمہ ہوتا ہے۔ ٹیکسٹ بک بورڈز میں ماہرین تعلیم اور ماہرین مضامین مل کر قومی شعبہ تدوین نصاب کی سفارشات کے مطابق درسی کتب کی تصنیف و تالیف کرواتے ہیں۔

نصاب کے نفاذ کے مراحل
(Steps for Implementation of Curriculum)

ٹیکسٹ بک بورڈز مندرجہ ذیل مراحل میں نصاب کا نفاذ عمل میں لاتے ہیں:

1- پہلا مرحلہ (First Step):

نصاب سازی کی تکمیل کے بعد نصاب کے نفاذ کا مرحلہ آتا ہے۔ نفاذ کے پہلے مرحلے میں قومی نصاب کے مطابق درسی کتب، راہنمائے اساتذہ اور دیگر مواد کی تیاری و طباعت کا کام ہوتا ہے۔ اس میں قومی شعبہ تدوین نصاب، صوبائی نصابی بیوروز اور ٹیکسٹ بک بورڈز حصہ لیتے ہیں۔ ان کے باہمی اشتراک سے مندرجہ ذیل امور طے پاتے ہیں:

باہمی اشتراک سے مندرجہ ذیل امور طے پاتے ہیں:

1- نصاب کی تیاری و طباعت

2- مختلف مضامین اور درجوں کے لئے درسی کتب کی تیاری اور اشاعت۔

3- اساتذہ کی راہنمائی کے لئے راہنمائے اساتذہ کی تیاری

4- طلبہ کے لئے ورک بکس کی تیاری۔

2- دوسرا مرحلہ (Second Step):

نصاب کے نفاذ میں دوسرا مرحلہ نصاب کی تدریس کے لئے تدریسی طریقوں کا انتخاب، ضروری تدریسی معاونات کی تیاری اور ان کے مطابق اساتذہ کی تربیت کا ہے۔ اس کام میں وفاقی اور صوبائی مراکز تدوین نصاب، توسیع تعلیم کے مراکز، تعلیمی بورڈز، تعلیمی معاونات کی تیاری کے مراکز اور تربیت اساتذہ کے ادارے حصہ لیتے ہیں۔ ان کے باہمی اشتراک سے مندرجہ ذیل امور طے پاتے ہیں:

1- تعلیم و تربیت اساتذہ
2- تدریسی معاونت کی تیاری
3- ریفریشر کورسز
4- تعلیمی سیمینارز اور کانفرنسیں
5- جائزے کے کورسز اور ورکشاپس

سوال: **سٹاف ڈویلپمنٹ سے کیا مراد ہے؟ اسکی اہمیت بیان کریں۔** (لاہور بورڈ 2015ء)

جواب:

سٹاف ڈویلپمنٹ (Staff Development):

ترقی یافتہ ممالک کی ترقی اور برتری کا راز ان کے تعلیمی نظام میں پوشیدہ ہے اور ان کے تعلیمی نظام میں استاد کو سب سے اہم مقام حاصل ہے۔ سٹاف ڈویلپمنٹ سے مراد تربیت اساتذہ کا عمل ہے۔ اساتذہ کی بہترین تربیت، ان کی اپنے قومی مقاصد کے ساتھ غیر متزلزل وابستگی، احساس ذمہ داری اور اپنے منصب کی قدر و قیمت سے آگاہی میں ہی قومی عروج و ترقی کا راز مضمر ہے۔ سٹاف ڈویلپمنٹ کا عمل اساتذہ میں یہی اوصاف پیدا کرنے کی عملی کوشش کا نام ہے۔

سٹاف ڈویلپمنٹ کی اہمیت (Importance of Staff Development):

تعلیمی عمل میں اساتذہ کو سب سے اہم ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ علوم و فنون، اقدار و روایات، نظریات اور تصورات کی اگلی نسل

میں منتقلی کا کام اساتذہ ہی کرتے ہیں۔ کسی نے درست کہا ہے کہ "کوئی نظام تعلیم اپنے اساتذہ سے بہتر نہیں ہو سکتا"۔

اساتذہ جس قدر اچھے ہوں گے، مقصد سے لگن رکھتے ہوں گے اور قومی نظریہ حیات پر یقین اور اعتماد رکھنے والے ہوں گے، اسی نسبت سے وہ تعلیمی نظام بھی بہترین ہوگا اور اس سے فارغ التحصیل ہوئے افراد بھی عملی زندگی میں کامیاب و کامران ہوں گے، لہٰذا اپنے معاشرتی، معاشی اور نظریاتی استحکام کے لئے ہر معاشرہ شعوری طور پر تربیت اساتذہ کے عمل کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ اس مقصد کے لئے خصوصی تربیتی ادارے قائم کیے جاتے ہیں تاکہ ان میں حسب ضرورت نسل نو کے معمار تیار کیے جا سکیں۔

پاکستان میں بھی سٹاف ڈویلپمنٹ کے عمل کے تحت ابتدائی اور ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کے بہت سے ادارے قائم ہیں جو اپنے فرائض بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔

سوال: کالجز آف ایجوکیشن پر جامع نوٹ لکھیے۔

جواب:

کالجز آف ایجوکیشن (Colleges of Education)

پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کے لئے قائم شدہ ادارے کالجز ایجوکیشن کہلاتے ہیں۔ وفاقی سطح پر اسلام آباد میں ایک فیڈرل کالج آف ایجوکیشن ہے جبکہ صوبائی سطح پر ہر صوبے کی ضرورت کے مطابق یہ ادارے کام کر رہے ہیں، جہاں قبل از ملازمت اساتذہ کو تربیت دی جاتی ہے۔

پنجاب میں چھ ایجوکیشن کالجز ہیں۔ ان میں سے تین لاہور میں جبکہ فیصل آباد، ملتان اور ڈیرہ غازی خان میں ایک ایک ایجوکیشن کالج کام کر رہا ہے۔ لاہور کے تین اداروں میں سے ایک ثانوی سطح کے سائنس اساتذہ کی تربیت کے لئے مخصوص ہے، جہاں ایف ایس سی کے بعد تین سالہ پروگرام میں داخلہ دیا جاتا ہے اور کامیاب ہونیوالے طلبہ کو بی ایس ایڈ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ دیگر اداروں میں صرف ایک خواتین کے لئے مخصوص ہے اور باقی چار میں مخلوط تعلیم کا بندوبست ہے۔

صوبہ سندھ میں 4 ایجوکیشن کالجز خیبر پختونخواہ میں 2 اور بلوچستان میں ایک کالج قائم ہے۔ ان اداروں کو پہلے ٹیچرز ٹریننگ کالجز کہا جاتا تھا۔ بعد میں ان کو ایجوکیشن کالجز کہا جانے لگا۔ ان میں بی اے / بی ایس سی کے بعد ایک سالہ بی ایڈ کا تربیتی کورس ہوتا ہے۔ اب ان اداروں میں ایم ایڈ اور ایم اے ایجوکیشن کی کلاسز بھی شروع ہو چکی ہیں۔ اس سے تربیت اساتذہ کا معیار پہلے سے کہیں بہتر ہو گیا ہے۔

صوبوں میں ایجوکیشن کالجز کے علاوہ پبلک یونیورسٹیوں میں بھی ادارہ ہائے تعلیم و تحقیق (Institutes of Education & Research) کام کر رہے ہیں، جہاں تربیت اساتذہ کے لئے اعلیٰ ترین ڈگریوں کے حصول کا انتظام موجود ہے۔ ان اداروں میں ایم ایڈ، ایم اے ایجوکیشن، ایم ایس ایڈ، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

سوال: صوبہ پنجاب میں ابتدائی سطح کے اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے اداروں کی تفصیل لکھیے۔

جواب:

گورنمنٹ کالجز آف ایلیمنٹری ایجوکیشن

(Govt.Colleges for Elementary Education)

ابتدائی سطح کے اساتذہ کے تربیتی اداروں کو ایلیمنٹری کالجز کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ مختلف شہروں میں کام کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ ایجوکیشن کالجز اور ایلیمنٹری کالجز میں بنیادی فرق اساتذہ کی تربیتی سطح کا ہے۔ پہلے ایلیمنٹری کالجز کو نارمل سکولز کہا جاتا تھا۔ اب ایلیمنٹری کالجز کا نام دیا گیا ہے۔ وفاقی سطح پر فیڈرل کالج آف ایجوکیشن ابتدائی سطح کے اساتذہ کی تربیت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ پنجاب میں ایلیمنٹری کالجز کی تعداد 36 ہے۔ صوبہ سندھ میں 24، صوبہ خیبر پختونخواہ میں 18 اور بلوچستان میں 10 ایلیمنٹری کالجز کام کر رہے ہیں۔

وفاقی سطح پر بھی 4 ایلیمنٹری کالجز قائم ہیں۔

ان ایلیمنٹری کالجز میں پی ٹی سی' سی ٹی' او ٹی' ڈی ایم پروگرام جاری ہیں۔ ان تمام پروگرامز کا دورانیہ ایک سال ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ پی ٹی سی' او ٹی اور ڈی ایم میں میٹرک کے بعد اور سی ٹی کے لئے ایف اے/ ایف ایس سی کے بعد داخلہ ملتا ہے۔

2002ء سے صوبہ پنجاب میں قائم تمام 36 کالجز آف ایلیمنٹری ایجوکیشن' 6 کالجز آف ایجوکیشن اور پروانشل انسٹیٹیوٹ آف ٹیچر ایجوکیشن کو نئی قائم شدہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب میں ابتدائی سطح کے اساتذہ کے لئے کم از کم قابلیت پی ٹی سی' سی ٹی سے بڑھا کر بی ایڈ کر دی گئی ہے' اس لئے پنجاب کے تمام تربیتی اداروں سے اب پی ٹی سی اور سی ٹی پروگرام ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ ادارے صرف بی ایڈ کی تربیت دے رہے ہیں۔

سوال: تربیت اساتذہ کے حوالے سے پرائیویٹ تنظیموں کے کردار پر مختصر نوٹ لکھئے۔

جواب: **تربیت اساتذہ اور پرائیویٹ تنظیمیں**

(Teacher Education and Private Sector Organizations)

پاکستان میں اساتذہ اور شعبہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے افراد کی پیشہ ورانہ ترقی اور بہتری کے لئے سرکاری اداروں کے ساتھ پرائیویٹ شعبہ بھی تربیتی خدمات انجام دے رہا ہے' جہاں ایک طرف مختلف سطح کے اساتذہ کے لئے قبل از ملازمت اور دوران ملازمت کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے تو دوسری طرف تعلیمی نگرانی' جائزے اور انتظامی امور نپٹانے کے لئے شعبہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے افراد کی تربیت کے لئے کورسز' سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کی جاتی ہیں۔ پرائیویٹ شعبہ اس سلسلے میں قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔

ان پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں سب سے نمایاں انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ' آغا خان یونیورسٹی' سکول آف ایجوکیشن' بیکن ہاؤس' نیشنل یونیورسٹی اور علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن ہیں۔

سوال: امتحانات کی اہمیت پر نوٹ لکھئے۔

جواب: **امتحانات کی اہمیت (Importance of Examinations):**

اساتذہ تعلیمی اداروں میں جو کچھ طلبہ کو پڑھاتے ہیں' اس کا جائزہ لینے کے لئے امتحانات کا نظام رائج ہے۔ اساتذہ طلبہ کی قابلیت اور اپنی تدریس کی مؤثر جانچ کے لئے کئی طریقے اختیار کرتے ہیں۔ کبھی کمرہ جماعت میں زبانی سوالات' کبھی کلاسز میں تحریری ٹیسٹ کے ذریعے اور کبھی گھر کا کام دے کر طلبہ کے اکتساب کا اندازہ کرتے ہیں۔

طلبہ کو اگلی جماعتوں میں ترقی دینے کے لئے سہ ماہی' ششماہی' نو ماہی اور سالانہ امتحانات بھی لئے جاتے ہیں' تاکہ ان کی کارکردگی کا باہمی موازنہ کیا جا سکے۔ ہمارے وطن کے ہزاروں تعلیمی اداروں میں لاکھوں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ معیار تعلیم میں یکسانیت اور تمام طلبہ کو یکساں تعلیمی مواقع کی فراہمی کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہی سطح یا درجے پر تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے ایک ہی معیار کا امتحان منعقد ہو۔ اس سے نہ صرف پورے ملک میں معیار تعلیم کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے بلکہ طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کے نکھار کے بھی مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

سوال: پاکستان میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے امتحانات منعقد کرنے والے اداروں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **پاکستان میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے امتحانی ادارے:**

پاکستان میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے انعقاد کے لئے ڈویژنل سطح پر امتحانی بورڈز قائم

ہیں جبکہ اعلیٰ سطح کے تعلیمی امتحانات یونیورسٹیاں لیتی ہیں۔

ذیل میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے امتحانی اداروں کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے:

1-فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اسلام آباد:

وفاقی سطح پر میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے لئے فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن قائم ہے۔ اس کا دائرہ کار وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور وفاق کے زیر انتظام علاقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ بورڈ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو بھی امتحانی سہولت فراہم کرتا ہے۔ بیرون ملک پاکستانیوں کے لئے امتحان کا انعقاد اس ملک میں قائم پاکستانی سفارتخانے کی وساطت سے کیا جاتا ہے۔

2-صوبائی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن:

صوبوں میں ڈویژنل سطح پر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن قائم ہیں جو میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات منعقد کرتے ہیں۔ پنجاب میں ان بورڈز کی تعداد 8 ' سندھ میں 6 ' خیبر پختونخواہ 7 اور بلوچستان میں 1 ہے۔

ہر بورڈ کی نگرانی کے لئے محکمہ تعلیم چیئرمین کا تقرر کرتا ہے۔ اس کی مدد کے لئے ہر بورڈ میں ایک سیکرٹری اور ایک کنٹرولر امتحانات ہوتا ہے۔ سیکرٹری بورڈ کے انتظامی امور اور کنٹرولر امتحانات امتحان سے متعلقہ معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

یہ بورڈز امتحانات کا انعقاد کرنے کے علاوہ اپنے ساتھ ملحقہ تعلیمی اداروں میں ہم نصابی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ طلبہ کو انعامات اور وظائف دینا بھی انہی بورڈز کی ذمہ داری ہے۔

3-فنی تعلیمی بورڈ (Board of Technical Education):

صوبائی محکمہ تعلیم کی نگرانی میں فنی تعلیم کے امتحانات کے انعقاد کے لیے فنی تعلیمی بورڈ کام کرتا ہے۔ اس کا دائرہ کار سارے صوبے تک پھیلا ہوتا ہے۔ صوبے میں موجود تمام پولی ٹیکنیک اور پیشہ ورانہ تعلیم کے کالج نصابی اور امتحانی معاملات میں فنی تعلیمی بورڈ سے الحاق کی منظوری لیتے ہیں۔ یہ بورڈز ڈی کام' سی کام اور ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر (DAE) کے نصابات کی تیاری اور امتحانات کا انعقاد کرتے ہیں۔

دیگر تعلیمی بورڈ کی طرح اس میں بھی ایک چیئرمین ہوتا ہے اور اس کی معاونت سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کرتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے فروغ کے لیے ایک خود مختار اتھارٹی ٹیوٹا (Technical and Vocational Education and Training Authoirty TAVETA) کے قیام کے بعد پنجاب فنی تعلیمی بورڈ اب اس کا حصہ بنادیا گیا ہے۔

سوال: دیہی تعلیمی ترقی سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلے میں حکومت پاکستان کی کوششوں کا ذکر کریں۔

جواب:

دیہی تعلیمی ترقی

(Rural Education Development)

دیہی تعلیمی ترقی سے مراد سائنس اور ٹیکنالوجی کی نئی نئی دریافتوں اور ایجادات کو دیہی علاقوں میں استعمال کر کے ان علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔

کوئی بھی ملک اپنی غالب اکثریت کو جاہل اور پسماندہ رکھ کر ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں آبادی کی اکثریت دیہات میں رہتی ہے جہاں زندگی کی بنیادی سہولیات مثلاً صحت' پانی' بجلی' تعلیم وغیرہ کا ابھی تک خاطر خواہ بندوبست نہیں ہو سکا۔ ملکی ترقی کے لیے

ضروری ہے کہ دیہی اور شہری علاقوں کے لوگوں کے معیار زندگی میں فرق کو کم سے کم کیا جائے۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان نے سوشل سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت دیہی علاقوں میں بالخصوص بہت سے نئے تعلیمی پروگرام اور منصوبے شروع کیے ہیں۔ دیہی تعلیمی ترقی کے لیے ثانوی سطح تک تعلیم مفت کردی گئی ہے۔ دیگر اقدامات میں سکولوں سے ٹاٹ سسٹم ختم کرنا' عمارات' فرنیچر اور دیگر تعلیمی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا شامل ہے۔ بچوں کو درسی کتب کی مفت فراہمی اور سکولوں کو بعض معاملات میں خودمختاری دینا بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

☆☆☆☆☆

مختصر سوالات و جوابات

(Short Questions and Answers)

(i) تعلیمی معاملات کی نگرانی اور وائس چانسلر کی مدد کے لیے قائم ہونے والے کم از کم چار اہم اداروں کے نام لکھیے۔

جواب: تعلیمی معاملات کی نگرانی اور وائس چانسلر کی مدد کے لیے بورڈ آف سٹڈیز' بورڈ آف ہائر سٹڈیز اینڈ ریسرچ' اکیڈمک کونسل اور مختلف کمیٹیاں قائم ہیں۔

(ii) وفاقی وزارت تعلیم کے کم از کم پانچ اہم شعبوں کے نام لکھیے۔

جواب: وفاقی وزارت تعلیم کے پانچ اہم شعبے یہ ہیں:

(i) ڈائریکٹوریٹ آف پبلک انسٹرکشن (DPI آفس) (ii) ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفس (تعلیم) (EDO آفس)
(iii) ثانوی' اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ اور فنی تعلیمی بورڈز (iv) ادارہ تدوین نصاب و توسیع تعلیم' ادارہ ترقی نصاب و تحقیق
(v) صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ

(iii) وفاقی وزارت تعلیم کے کم از کم پانچ اہم فرائض پر نوٹ لکھیں۔

جواب: وفاقی وزارت تعلیم کے اہم فرائض درج ذیل ہیں:

(i) تعلیمی پالیسی مرتب کرنا اور نصابی یکسانیت میں صوبوں کی رہنمائی کرنا۔
(ii) دوسرے ممالک کے نصاب کا جائزہ۔ (iii) تمام مضامین کے نصاب کی تدوین۔
(iv) قومی مقاصد پر درسی کتب کو جانچنا۔ (v) بین الاقوامی تعلیمی و ثقافتی تعلقات کا فروغ۔

(iv) صوبائی محکمہ تعلیم کے پانچ اعلیٰ اداروں اور دفاتر کی فہرست مرتب کریں۔

جواب: صوبائی محکمہ تعلیم کے پانچ اعلیٰ ادارے درج ذیل ہیں:

(i) ڈائریکٹوریٹ آف پبلک انسٹرکشن۔ (ii) ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفس (تعلیم)
(iii) ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ' فنی تعلیمی بورڈ۔ (iv) ادارہ تدوین نصاب و توسیع تعلیم' ادارہ ترقی نصاب و تحقیق۔
(v) صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ۔

(v) صوبائی محکمہ تعلیم کے پانچ اہم اختیارات کی فہرست تیار کریں۔

جواب: صوبائی محکمہ تعلیم کے پانچ اہم اختیارات حسب ذیل ہیں:

(i) قومی تعلیمی پالیسی پر عمل اور تعلیمی ضروریات کا جائزہ لینا۔
(ii) محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران اور ماتحت عملہ کے قواعد ملازمت کا تعین کرنا۔
(iii) تعلیمی اداروں اور محکمے کے دیگر شعبوں کے انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا۔

www.downloadclassnotes.com

(iv) تعلیمی بجٹ اور منصوبے تیار کرنا۔ (v) تدوین نصاب کرنا۔

(vi) **صوبہ پنجاب میں تعلیم کے محکمے کی نگرانی کے لیے تین اعلیٰ ترین سرکاری عہدے کون کون سے ہیں؟ کسی ایک پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: محکمہ تعلیم کے تین اعلیٰ ترین سرکاری عہدیداران یہ ہیں:
(i) سیکرٹری تعلیم (ii) سپیشل سیکرٹری تعلیم سکولز (iii) سپیشل سیکرٹری (اعلیٰ تعلیم)

(vii) **مراکز توسیع تعلیم کے کم از کم پانچ وظائف درج کریں۔**

جواب: مراکز توسیع تعلیم کے پانچ وظائف یہ ہیں:
-1 وفاقی وزارت تعلیم کی ہدایات کے مطابق نصاب مرتب کرنا' اس کو متوازن بنانا' اس کی درجہ بندی اور اصلاح کرنا۔
-2 دوسرے صوبوں کے مراکز نصاب سازی سے رابطہ رکھنا اور قومی مقاصد کے حصول کے لیے تدریسی بورڈز میں یکسانیت پیدا کرنا۔
-3 یونیسکو اور یونیسف کے مجوزہ پروگرامز کا انعقاد کرنا۔
-4 تیار شدہ نصابات کی جانچ کے لیے تعلیمی اور تحقیقی پروگرام تشکیل دینا۔
-5 تمام ٹیکسٹ بک بورڈز کو درسی کتب' ورک بکس اور دیگر ضروری کتب کی طباعت کے لیے تعاون فراہم کرنا وغیرہ۔

(viii) **قومی شعبہ تدوین نصاب کے مقاصد کی فہرست تیار کریں۔**

جواب: قومی شعبہ تدوین نصاب کے مقاصد اور وظائف درج ذیل ہیں:
-1 تعلیمی پالیسی مرتب کرنا اور نصاب کی یکسانیت میں صوبوں کی راہنمائی کرنا۔
-2 دیگر ممالک کے نصاب کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لینا۔
-3 تمام مضامین کے نصاب کی تدوین۔ -4 قومی مقاصد پر درسی کتب کی جانچ پڑتال
-5 بین الاقوامی تعلیمی وثقافتی تعلقات کا فروغ

(ix) **پاکستان کے نصاب تعلیم کے پانچ اہم ترین مقاصد کی فہرست تیار کریں۔**

جواب: -1 ملکی اور قومی مقاصد کا حصول۔
-2 معاشرتی زندگی کی تشکیل نو۔ -3 تہذیبی ورثے کا تحفظ اور اس کی اگلی نسل تک منتقلی۔
-4 افراد و معاشرہ کی بنیادی ضروریات کی تکمیل۔ -5 فنی اور تکنیکی علوم سے آراستہ کرنا۔

(x) **پاکستان میں تعلیمی نصاب اور درسی کتب کی تیاری کے لیے کام کرنے والے مختلف محکموں' اداروں کے نام تحریر کریں۔**

جواب: یہ ادارے مندرجہ ذیل ہیں:
-1 وفاقی سطح پر قومی شعبہ تدوین نصاب۔ -2 صوبائی سطح پر تدوین نصاب کے بیوروز۔
-3 صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈز وغیرہ۔

(xi) **نفاذ نصاب میں قومی اداروں کے کردار پر مختصر نوٹ لکھیے۔**

جواب: نفاذ نصاب کے عمل میں قومی شعبہ تدوین نصاب' صوبائی نصابی بیوروز اور ٹیکسٹ بک بورڈ نصاب کی تیاری میں حصہ لیتے ہیں۔ نصاب سازی کے بعد تدریس کے لیے تدریسی طریقوں کا انتخاب' ضروری تدریسی معاونات کی تیاری اور ان کے مطابق اساتذہ کی تربیت وغیرہ کے عمل میں وفاقی و صوبائی مراکز تدوین نصاب' توسیع تعلیم کے مراکز' تعلیمی بورڈز' تعلیمی معاونات کی تیاری کے مراکز و تربیت اساتذہ کے ادارے حصہ لیتے ہیں۔

☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com

ٹیکسٹ بک کے معروضی سوالات (Objective)

کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions):

☆ ہر بیان کے ساتھ چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان لگائیں:

(i) یونیورسٹی سطح کی تعلیم کے فروغ اور نگرانی کے لیے قومی سطح پر قائم ادارہ ہے:

(ا) یونیورسٹی گرانٹس کمیشن　(ب) ہائر ایجوکیشن کمیشن ✓
(ج) لٹریسی کمیشن　(د) قومی تعلیمی کمیشن

(ii) یونیورسٹیاں ایسے ادارے ہیں جو:

(ا) انتظامی اور تعلیمی اعتبار سے آزاد نہیں　(ب) انتظامی اور تعلیمی اعتبار سے آزاد ہیں ✓
(ج) قومی اور نظریاتی امور میں آزاد ہیں　(د) مالی امور میں آزاد نہیں

(iii) مرکزی وزارت تعلیم میں اہم انتظامی عہدہ ہے:

(ا) مرکزی وزیر تعلیم کا　(ب) جوائنٹ سیکرٹری کا
(ج) وفاقی سیکرٹری تعلیم کا ✓　(د) جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر کا

(iv) پاکستان کے آئین کے مطابق تعلیم ذمہ داری ہے:

(ا) صوبائی حکومت کی ✓　(ب) وفاقی حکومت کی
(ج) صوبائی اور مرکزی حکومت کی　(د) صوبائی اور مرکزی حکومتوں میں سے کسی کی نہیں

(v) صوبے میں تعلیم کے فروغ اور نگرانی کی ذمہ داری ہے:

(ا) وزارت تعلیم کی　(ب) صوبائی کابینہ کی
(ج) صوبائی اسمبلی کی　(د) محکمہ تعلیم کی ✓

(vi) پاکستان کے کون سے صوبے میں تین سیکرٹری تعلیم کام کرتے ہیں؟

(ا) پنجاب ✓　(ب) سندھ
(ج) سرحد　(د) بلوچستان

(vii) ضلعی سطح پر تعلیمی انتظام ذمہ داری ہے:

(ا) ڈی سی او کی　(ب) ڈی ای او تعلیم کی
(ج) ڈی پی آئی کی　(د) ای ڈی او تعلیم کی ✓

(viii) ضلع میں قائم پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن اور نگرانی ذمہ داری ہے:

(ا) ڈی ای او تعلیم کی　(ب) ای ڈی او تعلیم کی ✓
(ج) ڈی سی او کی　(د) ضلع ناظم کی

(ix) ملک میں تدوین نصاب اور اس کی یکسانیت کام ہے:

(ا) وفاقی شعبہ تدوین نصاب کا ✓　(ب) صوبائی بیوروز تدوین نصاب کا
(ج) مشترکہ طور پر صوبائی اور وفاقی شعبہ جات نصاب کا　(د) وفاقی اور صوبائی محکمہ تعلیم کا

(x) درسی کتب جس ادارے کی سفارشات کے مطابق لکھی جاتی ہیں، وہ کہلاتا ہے:

(ا) صوبائی شعبہ تدوینِ نصاب (ب) وفاقی شعبہ تدوینِ نصاب ✓
(ج) ٹیکسٹ بک بورڈ (د) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

(xi) کالجز آف ایجوکیشن اور ایلیمنٹری کالجز آف ایجوکیشن میں بنیادی فرق ہے:

(ا) اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کا (ب) اساتذہ کی تربیتی نوعیت کا ✓
(ج) اساتذہ کی تربیتی سطح کا (د) کوئی فرق نہیں ہے

(xii) پنجاب میں ابتدائی سطح پر پڑھانے کے لیے اساتذہ کی کم از کم تعلیمی قابلیت ہونی چاہیے:

(ا) پی ٹی سی (ب) سی ٹی
(ج) ڈپلومہ آف ایجوکیشن (د) بی ایڈ ✓

(xiii) سیکنڈری بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ ایجوکیشن میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے ساتھ ساتھ انعقاد ہوتا ہے:

(ا) تعلیمی ورکشاپس اور کورسز کا (ب) علاقائی لسانی امتحانات کا
(ج) تعلیمی اداروں کے الحاق کی منظوری کا (د) ہم نصابی سرگرمیوں کا ✓

(xiv) فنی تعلیمی بورڈ کا دائرہ کار پھیلا ہوا ہے:

(ا) اپنے ضلع تک (ب) اپنے صوبے تک ✓
(ج) ملکی حدود تک (د) بیرونِ ملک رہنے والے پاکستانی طلبہ کے امتحانات تک

☆☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com